بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِین، وَالصَّلاۃُ وَالسَّلامُ عَلَی النَّبِیِّ الْکَرِیمِ وَعَلٰی آلِہِ وَاَصْحَابِہِ اَجْمَعِین.

ذِکرِ الٰہی کے لئے تسبیح یا بائیں ہاتھ کا استعمال

متعدد احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ شریعت اسلامیہ میں بعض اذکار گنتی کے ساتھ بھی مطلوب ہیں اور یہ تعداد مختلف طریقوں سے پوری کی جاسکتی ہے، مثلاً صرف دائیں ہاتھ کی انگلیوں سے، دونوں ہاتھ کی انگلیوں سے، کنکریوں سے، کھجور یا کسی اور چیز کی گٹھلی سے یا اسی طرح تسبیح کے ذریعہ۔ نبی اکرم ﷺ نے ذکر کے لئے گنتی کرنے کا کوئی خاص طریقہ معین نہیں فرمایا ہے جیسا کہ حدیث میں ہے کہ نبی اکرم ﷺ اپنے مبارک ہاتھ پر تسبیح پڑھا کرتے تھے۔ (ترمذی ۳۴۱۱ اور ۳۴۸۶، نسائی ۸۱۹ اور ۱۲۷۸، ابن ماجہ، ابوداود ۵۰۶۵، مسند احمد ۲/۲۰۴، بیہقی، صحیح ابن حبان، مصنف عبدالرزاق، مصنف ابن ابی شیبہ، بزار، الادب المفرد للبخاری ۱۲۱۶) اس حدیث میں دائیں یا بائیں ہاتھ کی تعیین کے بغیر بیان کیا گیا کہ آپ ﷺ اپنے ہاتھ پر تسبیح پڑھا کرتے تھے۔ البتہ ابوداود کی ایک حدیث میں ہے کہ آپ ﷺ اپنے داہنے ہاتھ پر تسبیح پڑھا کرتے تھے۔ یہ حدیث ایک سند کے علاوہ باقی تمام سندوں سے دائیں (یمین) لفظ کے بغیر وارد ہوئی ہے۔ اس لئے اکثر محدثین نے دائیں لفظ کے اضافہ کو شاذ تسلیم کیا ہے، یعنی یمین کا لفظ راوی (محمد بن قدامہ ؒ) نے اپنی طرف سے بڑھایا ہے۔ اسی طرح نبی اکرم ﷺ کے سامنے صحابہ کرام کا مختلف چیزوں پر گنتی کرکے ذکر کرنا احادیث صحیحہ سے ثابت ہے اور آپ ﷺ نے زندگی میں ایک مرتبہ بھی کسی صحابی کو انگلیوں کے علاوہ کسی اور چیز پر گنتی کرکے ذکر کرنے سے نہیں روکا۔

☆ نبی اکرم ﷺ سے دائیں یا بائیں ہاتھ کی تحدید کے بغیر ہاتھ پر تسبیح پڑھنا ثابت ہے، حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو اپنے ہاتھ مبارک کی انگلیوں پر تسبیح شمار کرتے دیکھا۔ (ترمذی، باب ماجاء فی عقد التسبیح بالید)

☆ آپ ﷺ نے عورتوں کو دائیں یا بائیں ہاتھ کی تحدید کے بغیر انگلیوں پر تسبیح پڑھنے کا حکم دیا۔ (ترمذی، باب فی فضل التسبیح)

☆ ام المؤمنین حضرت صفیہ بنت حیی ؓ فرماتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ میرے پاس تشریف لائے، میرے پاس چار ہزار کھجور کی گٹھلیاں رکھی ہوئی تھیں جن پر میں تسبیح پڑھا کرتی تھی۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: حیی کی بیٹی! یہ کیا ہے؟ میں نے عرض کیا: ان گٹھلیوں پر میں تسبیح پڑھ رہی ہوں۔ (ترمذی ۲۷/۱۴ ۳۵۵۴، رواہ الحاکم فی المستدرک ۱/۷۳۲ وقال ہٰذا حدیث صحیح، ووافقہ الذھبی ۱/۵۴۷)

☆ حضرت سعد بن ابی وقاص ؓ فرماتے ہیں کہ میں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ ایک صحابیہ کے پاس گیا جن کے سامنے گٹھلیاں یا کنکریاں رکھی ہوئی تھیں جن پر وہ تسبیح پڑھا کرتی تھیں۔ (ترمذی ۵/۵۶۲ ۳۵۶۸، ابوداود۔ باب التسبیح بالحصی ۱۵۰۰)

☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ گٹھلیوں پر تسبیح پڑھا کرتے تھے۔ (ترمذی ۸/۷۱، مسند احمد ۲/۵۴۰، ابوداود، مصنف ابن ابی شیبہ ۲/۱۶۰) ☆ حضرت جویریہ بنت الحارث ؓ گٹھلیوں پر تسبیح پڑھا کرتی تھیں۔ (مسند احمد، ابوداود)

تسبیح کے متعلق مشاہیر علماء کرام کے اقوال:

متعدد احادیث صحیحہ کی روشنی میں اکثر محدثین، فقہاء اور علماء کرام کی رائے یہی ہے کہ اذکار کی گنتی کے لئے انگلیوں کے علاوہ کھجور یا کسی اور چیز کی گٹھلی یا کنکری یا تسبیح کا استعمال کیا جاسکتا ہے، اگرچہ انگلیوں کا استعمال زیادہ بہتر ہے، کیونکہ یہ چیزیں مقصود عبادت نہیں ہیں بلکہ عبادت کا ذریعہ ہیں، مثلاً مساجد میں اسپیکر کا استعمال عبادت مقصودہ نہیں ہے بلکہ عبادت کے ایک جزء کے ادا کرنے کا ذریعہ ہے، لہذا مساجد میں اسپیکر کے استعمال کی طرح تسبیح کا استعمال بھی بدعت نہیں ہے۔ ہندوپاک اور بنگلادیش کے جمہور علماء کرام بھی (جو قرآن وسنت کی روشنی میں امام ابوحنیفہؒ کی رائے کو اختیار کرتے ہیں) یہی فرماتے ہیں کہ تسبیح پر بھی ذکر کیا جاسکتا ہے۔ مشہور مفسر قرآن شیخ جلال الدین سیوطی مصری شافعی (متوفی ۹۱۱ھ) نے اپنی کتاب "المنحة فی السبحة" میں دلائل کے ساتھ تسبیح پر ذکر کرنے کے جواز پر جمہور علماء کا موقف تحریر فرمایا ہے۔

سعودی عرب کے مشہور ومعروف عالم دین وسابق مفتی اعظم شیخ عبدالعزیز بن بازؒ نے بھی یہی وضاحت کی ہے جو ان کی ویب سائٹ پر اس لنک کے ذریعہ پڑھی اور سنی جاسکتی ہے: http://www.binbaz.org.sa/mat/17357۔ جس میں شیخ عبدالعزیز بن بازؒ نے تسبیح کے متعلق سوال کے جواب میں عرض کیا: **تسبیح یا گٹھلی یا کنکری کے ذریعہ ذکر کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ البتہ انگلیوں کے ذریعہ ذکر کرنا زیادہ بہتر ہے، جیساکہ نبی اکرم ﷺ نے انگلیوں کے ذریعہ ذکر کیا۔ لیکن احادیث میں آتا ہے کہ آپ ﷺ نے بعض عورتوں کو کنکریوں پر ذکر کرتے دیکھا تو آپ ﷺ نے ان سے کچھ نہیں کہا۔ بعض نیک لوگ کنکریوں پر تسبیح پڑھا کرتے تھے، جبکہ بعض دیگر صالحین سے دوسری چیزوں پر بھی ذکر کرنا ثابت ہے۔ لہذا اس مسئلہ میں وسعت ہے (یعنی تسبیح یا کنکری وغیرہ کے ذریعہ بھی اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا جاسکتا ہے) لیکن انگلیوں پر تسبیح پڑھنا زیادہ بہتر ہے----**

نیز شیخ عبدالعزیز بن بازؒ نے فرمایا ہے کہ بائیں ہاتھ سے بھی تسبیح پڑھنے کی گنجائش ہے، جو ان کی ویب سائٹ پر اس لنک کے ذریعہ پڑھی اور سنی جاسکتی ہے: http://www.binbaz.org.sa/mat/17787

علامہ ابن تیمیہؒ کا بھی یہی قول ہے۔ نیز فرمایا کہ صحابہ کرام کا کنکریوں پر ذکر کرنا اور نبی اکرم ﷺ کا اس پر سکوت اختیار کرنا احادیث صحیحہ سے ثابت ہے۔ علامہ ابن تیمیہؒ نے اقرار کیا ہے کہ بعض صحابہ کرام مثلاً حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کنکریوں پر تسبیح پڑھا کرتے تھے۔ (مجموعہ فتاوی ج ۲۲ ص ۲۹۷)

نوٹ: صحابی کے کسی عمل پر نبی اکرم ﷺ کا سکوت اختیار کرنا بھی حدیث ہے، جو امت مسلمہ کے لئے قابل عمل ہے۔ پوری امت مسلمہ نے صحابی کے کسی عمل پر نبی اکرم ﷺ کے سکوت کو حدیث اور قابل عمل واستدلال ہونا تسلیم کیا ہے۔

سعودی عرب کے مشہور ومعروف عالم دین **شیخ محمد عثیمینؒ** کا بھی یہی قول ہے کہ تسبیح اور بائیں ہاتھ کا استعمال ذکر کے لئے کیا جاسکتا ہے، کیونکہ تسبیح کی اصل یعنی صحابہ کرام کا کنکریوں پر تسبیح پڑھنا احادیث سے ثابت ہے، البتہ انگلیوں سے ذکر کرنا بہتر ہے۔ یہ قول اس لنک پر پڑھا جاسکتا ہے: http://majles.montadamoslim.com/t233-topic

سعودی عرب کے ایک دوسرے مشہور ومعروف عالم دین **شیخ عبدالعزیز بن فوزان بن صالح الفوزان** اور اسی طرح **شیخ محمد حسان** کی بھی یہی رائے ہے جو ان Links پر سنی جاسکتی ہیں۔

http://www.youtube.com/watch?NR=1&v=8q-mfp_gcZw

http://www.youtube.com/watch?v=ICZlgMDm_Pw&feature=related

اس موضوع پر **شیخ عبدالفتاح بن صالح الیافعی** کا تحقیقی وتفصیلی مقالہ **(حکم اتخاذ السبحة بين المجيزين و المانعين)** اس لنک پر پڑھا جاسکتا ہے، جس میں انہوں نے ثابت کیا ہے کہ امت مسلمہ خاص کر چاروں ائمہ احادیث صحیحہ کی روشنی میں تسبیح پر ذکر کرنے کے جواز کے قائل ہیں۔

http://www.almeshkat.net/index.php?pg=stud&ref=144

خلاصۂ کلام: مذکورہ احادیث صحیحہ ومشاہیر علماء کرام کے اقوال کی روشنی میں ذکر الٰہی کے لئے صرف داہنا ہاتھ یا دونوں ہاتھ یا تسبیح وغیرہ کا استعمال بغیر کسی کراہیت کے کیا جاسکتا ہے۔ اگر کوئی شخص دونوں ہاتھ یا تسبیح کے ذریعہ ذکر کرتا ہے تو کسی شخص کو یہ حق حاصل نہیں ہے کہ وہ اِس عمل کو بدعت کہے یا اُس شخص کو اُس کے عمل سے روکنے کی کوشش کرے، کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے کنکری یا گٹھلی وغیرہ پر صحابہ کرام یا صحابیات کو ذکر کرنے سے کبھی نہیں روکا، اسی طرح نبی اکرم ﷺ یا کسی صحابی یا تابعی یا تبع تابعی سے بائیں ہاتھ پر ذکر کرنے سے کوئی انکار حدیث کی کسی کتاب میں نہیں ملتا، تو ہمیں کیا حق حاصل ہے کہ ہم کسی شخص کو بائیں ہاتھ پر یا تسبیح پر ذکر کرنے سے روکیں۔ اگر ذکر کرنے کے لئے صرف دائیں ہاتھ پر ہی اکتفاء ضروری ہے تو قرآن کریم کو چھونے، اس کی طباعت اور جلد سازی کے لئے، اسی طرح بیت اللہ کا غلاف تیار کرنے اور اس کو بیت اللہ پر چڑھانے، نیز مسجد کی تعمیر اور جانماز وغیرہ کو تیار کرنے میں صرف داہنے ہاتھ کے استعمال پر ہی اکتفاء کرنا ہوگا۔

محمد نجیب سنبھلی قاسمی (www.najeebqasmi.com)